مذاکرہ علمیہ
شیخ الحدیث حافظ عبدالعزیز علوی☆

مسئلۂ تصویر

تصویر کا لغوی مفہوم

تصویر کا معنی ہے: صَنعُ الصورة یعنی تصویر بنانا

صورة الشيء کا معنی ہوتا ہے: هيئته الخاصَّة التي يتميَّز بها عن غيره ''اس کی مخصوص ہیئت وشکل جس کے ذریعے وہ دوسری چیزوں سے ممتاز ہوجائے۔'' اسی لیے اللہ تعالیٰ کو مُصوِّر کہا گیا ہے، کیونکہ اس نے تمام موجودات کو ان کے اختلاف وکثرت کے باوجود مخصوص شکل اور الگ ہیئت عنایت فرمائی ہے۔

(النہایۃ از ابن اثیر:۳/۵۸،۵۹ اور لسان العرب:۴/۴۷۳)

☼ أقرب الموارد میں ہے:

صوَّر تصويرًا جَعَل له صورة وشكلًا ونقشه ورسمه. الصُّورة بالضم: الشكل وَكُلّ ما يصور مشبهًا بخلق الله من ذوات الروح وغيرها (۱/۴۶۹)

''اس کی صورت اور شکل بنائی، اس کے خدوخال بنائے، اس کی منظر کشی کی اور تصویر بنائی۔ ''صاد پر ضمہ کے ساتھ لفظ صورہ، ذی روح اور غیر ذی روح کی اللہ کی تخلیق کی مشابہت میں تصویر بنانا۔''

☼ تاج العروس میں ہے:

الصُّورة ما ينتقش به الإنسان ويتميز بها عن غيره (۲/۳۴۲)

''انسان کے خدوخال بنانا، جس سے اسکو پہچانا جاسکے اور وہ دوسری چیزوں سے ممتاز ہو سکے۔''

☼ مُفردات القرآن از امام راغبؒ میں ہے کہ کسی عینی یا مادی چیز کے ظاہری نشان اور خدوخال جس سے اسے پہچانا جاسکے اور دوسری چیزوں سے اسکا امتیاز ہو سکے۔ (مترجم:ص۹۵۰)

☆ شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ، فیصل آباد

* القاموس الوحید میں ہے:
صور الشيء أو الشخص (ص٩٥٠)
''تصویر بنانا یا نقشہ کھینچنا، منظر کشی کرنا، فوٹو کھینچنا''
التصویر: انسان کا فوٹو، تصویر، کسی بھی جان دار یا غیر جاندار کی تصویر جو قلم وغیرہ سے کاغذ یا دیوار وغیرہ پر بنائی گئی ہو یا کیمرے سے لی گئی ہو۔
التصویر الشمسي: کیمرے سے لیا ہوا فوٹو، عکسی تصویر
التصویر الفوتوغرافي: عکسی تصویر، فوٹو
* الموسوعة الفقهية الكويتية میں ہے:
التصوير: صنع الصورة التي هي تمثال الشيء أي: ما يماثل الشيء ويحكي هيئته التي هو عليها سواء أكانت الصورة مجسمة أو غير مجسمة أو كما يعبر بعض الفقهاء: ذات ظل أو غير ذات ظل (٩٣،٩٢/٢٢)
''شکل وصورت بنانا جو چیز کی تمثیل ہے یعنی شے جیسی ہے، اس کی اصل ہیئت کی حکایت وعکس ہے۔ چاہے صورت کی پیکر اور جسد ہو یا پیکر وجسم نہ ہو اور بعض فقہا کے بقول اس کا سایہ ہو یا نہ ہو۔''
* صورت کا اطلاق محض چہرہ پر بھی ہو جاتا ہے جیسا کہ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث ہے:
نهى النبي ﷺ أن تُضرب الصورة (صحیح بخاری: ۵۵۴۱)
''نبی اکرم ﷺ نے چہرہ پر مارنے سے منع فرمایا۔''

تصویر کا حکم

امام نوویؒ فرماتے ہیں:
قال أصحابنا وغيرهم من العلماء: صورة الحيوان حرام شديد التحريم وهو من الكبائر لأنه متوعد عليه بهذا الوعيد الشديد المذكور في الأحاديث وسواء صنعه بما يمتهن أو بغيره فصُنعته حرام بكل حال لأن فيه مضاهاة لخلق الله تعالىٰ وسواء ما كان في ثوبٍ أو بساط أو درهم أو دينار أو فلس أو إناء أو حائط وغيرها... لا فرق في هذا كله بين ما له ظل

أو ما لا ظل له... جماهير العلماء من الصحابة والتابعين ومن بعدهم وهو مذهب الثوري ومالك وأبي حنيفة وغيرهم

(شرح صحیح مسلم: ۲/ ۱۹۹ پاکستانی نسخہ؛ عمدۃ القاری: ۱۰/ ۳۰۹)

''شوافع اور دوسرے علما کے نزدیک جاندار کی تصویر انتہائی سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے، کیونکہ احادیث میں اس پر شدید ترین دھمکی دی گئی ہے۔ اس میں کوئی فرق نہیں کہ تصویر ایسی چیز پر بنائی کہ اس کی توہین کی جاتی ہے یا کسی اور چیز پر تصویر بنانا، ہر حالت میں حرام ہے، کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے۔ یہ تصویر کپڑے پر ہو یا بچھونے پر، درہم و دینار یا پیسے پر ہو یا برتن اور دیوار پر یا کسی اور چیز پر۔ اس میں بھی کوئی فرق نہیں کہ تصویر کا سایہ ہو یا سایہ نہ ہو۔ صحابہ تابعین اور بعد کے علما کی اکثریت کا یہی قول ہے اور امام ثوریؒ، امام مالکؒ، امام ابوحنیفہؒ اور دوسرے فقہا کا بھی یہی موقف ہے۔''

ائمہ ثلاثہ (امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ) کے نزدیک ہر قسم کی تصویر، چاہے اس کا سایہ ہو یا نہ ہو، حرام ہے۔ اور مالکیہ کے ہاں اختلاف ہے جیسا کہ علامہ دردیرؒ الشرح الصغير على مختصر الخليل میں لکھتے ہیں:

الحاصل أن تصاوير الحيوانات تحرم إجماعًا إن كانت كاملة، لها ظل مما يطيل استمراره، بخلاف ناقص عضو لا يعيش به لو كان حيوانًا وبخلاف ما له ظل له كنقش ورق أو جدار. وفيما لا يطيل استمراره خلاف، والصحيح حرمته (الصاوي على الشرح الصغير: ج ۲/ص ۵۰۱ بحوالہ تكملة فتح الملهم: ج ۴/ص ۱۵۹)

''خلاصہ یہ ہے کہ جانداروں کی تصاویر بالاتفاق حرام ہیں۔ جب وہ کامل ہوں اور سایہ دار ہوں جو طویل عرصہ تک رہتی ہیں۔ البتہ اگر ان کا ایسا عضو موجود نہ ہو جس کے سبب جاندار زندہ نہ رہ سکتا ہو تو اس میں اختلاف ہے۔ اسی طرح جس تصویر کا سایہ نہ ہو، جب وہ کاغذ یا دیوار پر منقش ہو یا ایسی چیز پر بنی ہو جو تادیر نہیں رہتی تو اس میں اختلاف ہے۔ صحیح بات یہی ہے کہ وہ بھی حرام ہے۔''

غیر سایہ دار کی تصویر

وہ حضرات جو غیر سایہ دار کی تصویر کو جائز سمجھتے ہیں، ان کا مقصود یہ ہے کہ مجسمہ چونکہ سایہ دار ہوتا ہے، اس لئے وہ تو حرام ہے، البتہ جو تصویر کاغذ یہ کپڑے پر منقوش ہو، مجسمہ نہ ہونے کی وجہ سے ایسی تصویر جائز ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ رقم في الثوب (کپڑے پر نقش) کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ لیکن رقم في الثوب کو تصویر قرار دینا درست نہیں ہے، کیونکہ اس سے مراد غیر جاندار کی تصویر ہے۔ کپڑے پر بھی تصویر حرام ہے کے بعض دلائل یہ ہیں:

① حضرت عائشہؓ صدیقہ فرماتی ہیں:

قدم رسول الله ﷺ من سفر وقد سترتُ بقرام لي على سهوة لي فيها تماثيل فلما رآه رسول الله ﷺ هتكه (صحیح بخاری:۵۹۵۴)

''رسول اللہ ﷺ سفر سے واپس تشریف لائے اور میں نے ایک باریک باتصویر پردہ سے طاقچہ کو ڈھانپا ہوا تھا۔ آپ نے اس کو پھاڑ ڈالا۔''

② دوسری حدیث ہے:

''میں نے تصاویر والا گدا خریدا تو نبی اکرم ﷺ دروازہ پر کھڑے ہوگئے اور اندر داخل نہ ہوئے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھ سے کیا گناہ سرزد ہوگیا، میں اللہ تعالیٰ سے معافی کی طلب گار ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ماهذه النمرقة؟ یہ گدا کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ آپ ﷺ کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کے لیے ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

«إن أصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيامة» (صحیح بخاری:۵۹۵۷)

قیامت کے دن ان تصویر سازوں کو عذاب پہنچایا جائے گا۔''

اس کے تحت حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں:

يُستفاد منه أنه لا فرق في تحريم التصوير بين أن تكون الصورة لها ظل أوْلا ولا بين أن تكون مدهونة أومنقوشة أومنقورة أومنسوجة (۱۰/ ۳۹۰)

''اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تصویر کے حرام ہونے میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس کا سایہ ہے یا نہیں؛ وہ رنگ سے بنی ہے، منقش ہے یا کھودی گئی یا بُنی گئی ہے۔''

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

يؤيد التعميم فيما له ظل وفيما لا ظل نه ما أخر جه أحمد من حديث علي أن النبي ﷺ قال: أيكم ينطلق إلى المدينة فلا يدع بها وثنا إلا كسره ولا صورة إلا لطخها أي طمسها (فتح الباری: ۱۰/ص۳۸۴)

''ہر قسم کی تصویر حرام ہے، چاہے اس کا سایہ ہو یا نہ ہو، اس کی دلیل مسند احمد میں حضرت علیؓ کی حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون مدینہ جائے گا تاکہ اسے جو وَثن (بت مجسمہ) ملے، اسے توڑ دے اور ہر تصویر کو مٹا دے۔''

③ اور اس کی تائید حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ وہ مدینہ منورہ میں ایک گھر میں داخل ہوئے تو ایک مصور کو دیوار پر تصویر بناتے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث سنائی: «ومن أظلم ممّن ذهب يخلق كخلقي» (صحیح بخاری: ۵۹۵۳)

''اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوسکتا ہے جو میری تخلیق کی مشابہت اختیار کرتا ہے۔''

اس کی توضیح میں امام ابن بطال مالکیؒ فرماتے ہیں:

فهم أبو هريرة أن تصوير يتناول ما له ظل وما ليس له ظل فلهذا أنكر ما ينقش في الحيطان (فتح الباری: ۱۰/۳۸۶)

''حضرت ابوہریرہؓ نے تصویر کا اطلاق سایہ اور غیر سایہ ہر دو تصاویر پر کیا ہے۔ اسی لیے دیوار پر نقش بنانے پر اعتراض کیا۔''

کیمرے یا ویڈیو کی تصویر

کیا تصویر کا اطلاق صرف اُس پر ہوتا ہے جو ہاتھ سے بنائی جائے؟ بعض علما کا نظریہ ہے کہ تصویر شمسی یعنی فوٹوگرافی عکس اور فوٹو ہے اور یہ ہاتھ سے بنی ہوئی وہ تصویر نہیں ہے جو حرام ہے۔ لیکن یہ رائے درست نہیں ہے، کیونکہ تصویر عام ہے چاہے وہ ہاتھ سے بنائی گئی ہو یا کیمرہ سے، ہر دو کو تصویر ہی کہتے ہیں، جیسا کہ آغاز میں علماے لغت کی تصریحات سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ جس طرح ہاتھ ایک آلہ اور ذریعہ ہے جس سے تصویر بنائی جاتی ہے، ایسے ہی کیمرہ بھی آلہ اور ذریعہ ہے جس سے تصویر کھینچی جاتی ہے اور کیمرہ کا استعمال بھی ہاتھ ہی کے ذریعہ ہوتا ہے۔ ہاتھ کے ذریعے کیمرہ میں فلم ڈالی جاتی اور ہاتھ ہی سے اس فلم کے نوک پلک

سنوارے جاتے ہیں۔ اور اس کو صاف شفاف بنایا جاتا ہے، حتیٰ کہ جس کی تصویر لینا ہوتی ہے، اس کی طرف کیمرہ کا رخ بھی ہاتھ کے ذریعہ ہی درست کیا جاتا ہے۔

شیخ مصطفیٰ حمامی اپنی کتاب النهضة الإصلاحية میں لکھتے ہیں:

''جو حضرات یہ کہتے ہیں کہ کیمرہ کے ذریعے بنائی گئی تصویر میں ہاتھ کا دخل نہیں، اس لیے وہ حرام نہیں ہے، ان کی مثال ایسے شخص کی ہے جو چیر پھاڑ کرنے والا شیر چھوڑ دیتا ہے اور وہ کسی کو قتل کر دیتا ہے یا بجلی کا کرنٹ کھول دیتا ہے جس سے ہر چیز تباہ ہو جاتی ہے یا کھانے میں زہر کی آمیزش کر دیتا ہے جسے کھانے والا مر جاتا ہے۔ جب اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تو نے اسے قتل کیا ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے: نہیں میں نے تو اسے قتل نہیں کیا بلکہ شیر، بجلی اور زہر نے اسے مارا ہے۔'' (ص ۵۶۵)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضورِ اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

«من صوَّر صورة في الدنيا كلِّف يوم القيامة أن ينفخ فيها الروح وليس بنافخ» (صحیح بخاری: ۵۹۶۳، صحیح مسلم: ۲۱۱۰)

''جس شخص نے دنیا میں تصویر بنائی، اس کو قیامت کے دن مجبور کیا جائے گا کہ اس میں روح پھونکے اور وہ روح پھونک نہیں سکے گا۔''

اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے:

«إن الذين يصنعون هذه الصور يعذبون يوم القيامة يقال لهم: أحيُوا ما خلقتم» (صحیح بخاری: ۵۹۵۱)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں، اُنہیں قیامت کے دن عذاب پہنچایا جائے گا اور اُنہیں کہا جائے گا جو کچھ تم نے بنایا ہے، اسے زندہ کرو۔''

ان احادیث میں سے پہلی حدیث میں لفظ صورۃ نکرہ ہے جو عموم پر دلالت کرتا ہے اور اس کا اطلاق ہر قسم کی تصویر پر ہوتا ہے، چاہے وہ کپڑوں پر نقش ہو یا کاغذ پر، اس کا مستقل جسم ہو یا جسم نہ ہو؛ وہ ہاتھ سے بنائی گئی ہو یا کیمرہ سے، ہر شکل کو لغت کی رو سے تصویر ہی کہتے ہیں جیسا کہ لغوی بحث میں گزر چکا ہے اور حضرت ابن عمرؓ کی حدیث میں یَصْنَعُوْنَ کا لفظ آیا ہے اور یہ بھی عام ہے، جس میں کسی آلہ یا ذریعہ کی تخصیص نہیں ہے کہ وہ ہاتھ سے بنی ہے یا کیمرہ

سے یا کسی اور آلہ سے۔

ٹی وی اور ویڈیو کی تصویر

بعض علماء کا موقف ہے کہ ٹی وی اور ویڈیو کی تصویر 'حرام تصویر' نہیں ہے، بلکہ وہ تو محض سایہ یا عکس ہے، جس طرح شیشہ میں انسان کا عکس آجاتا ہے یا پانی پر اس کا عکس پڑتا ہے، یا دھوپ میں اس کا سایہ نظر آتا ہے۔ یہ بھی قیاس مع الفارق ہے، کیونکہ:

① آئینے، پانی یا دھوپ میں عکس بننے میں انسان کا کوئی دخل نہیں ہے۔ یہ قدرتی طور پر بن جاتا ہے، بنایا نہیں جاتا جبکہ ٹی وی اور ویڈیو کی صورت میں خود بنایا جاتا ہے، خود بخود نہیں بنتا، اس لیے ٹی وی، کیمرہ کی تصویر انسان کی تخلیق ہے۔

② مزید برآں یہ عکس عارضی اور فانی ہوتا ہے جب تک انسان آئینے یا پانی کے سامنے ہے اور دھوپ میں چل رہا ہے تو یہ عکس قائم رہے گا اور جوں ہی انسان اس کے سامنے نہیں رہے گا، عکس خود ختم ہوجائے گا اور اس کا نشان بھی باقی نہیں رہے گا جبکہ ٹی وی اور ویڈیو وغیرہ میں اس کا عکس محفوظ کرلیا جاتا ہے اور اس کے محفوظ کرنے کے لیے آلہ اور ہاتھ دونوں استعمال ہوتے ہیں اور یہ عکس طویل عرصہ کے لیے محفوظ ہوجاتا ہے، نقش برآب نہیں ہوتا۔

③ ان قدرتی اشیاء میں عکس اظہارِ شخصیت اور رہنمائی کے لیے نہیں، شخصی اور ذاتی حیثیت سے ہے جو خود دیکھتا ہے، دکھاتا نہیں ہے۔ جبکہ آلات فوٹو گرافی کے ذریعے بے شمار لوگوں کے فوٹو بیک وقت بنائے جاتے اور ان کی رونمائی ہوتی ہے یعنی دوسروں کو دکھائے جاتے ہیں۔ فلم اور سی ڈیز کے ذریعے ان کو لوگوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور جب چاہیں آلات کے ذریعے اس کو دیکھ سکتے ہیں اور لوگوں پر اثرات ونتائج پیدا ہوتے ہیں۔ آج کل ٹی وی چینلز کی کارستانیاں اپنے رنگ دکھارہی ہیں جو لوگوں میں اشتعال پیدا کرکے تباہی کا باعث بن رہی ہیں۔

④ آئینہ میں ہر انسان مرد ہو یا عورت، جوان ہو یا بوڑھا اپنا چہرہ دیکھ سکتا ہے اور عورتیں میک اَپ کرکے بن سنور کر اپنا چہرہ دیکھتی ہیں اور اس پر کوئی پابندی نہیں، کیونکہ اس سے دوسروں کے جذبات نہیں بھڑکتے۔ اگر ٹی وی اور ویڈیو کی تصویر، تصویر نہیں ہے تو کیا عورتوں

کی ویڈیو تیار کرنا درست نہیں ہوگا اور ان کا ٹی وی کے سامنے ننگے سر، ننگے منہ میک اپ کر کے آنا جائز نہیں ہوگا؟ کیا اس پر پابندی عاید کرنا ممکن ہوگا اور باتصویر رسالوں میں ان کے جوفتنہ ساماں پوز شائع ہوں گے، ان پر قدغن عاید کرنا آسان ہوگا؟ ان آلات کے ذریعے جو بے حیائی اور بے شرمی پر مبنی مناظر عام ہورہے ہیں اور عریانی اور فحاشی نے وبا کی صورت اختیار کرلی ہے، اس کے سامنے بند باندھنا کیا جوئے شیر بہانے کے مترادف نہیں ہوگا۔

تبلیغ دین کی ضرورت کے لئے تصویر سازی

یہاں عموماً ایک فقہی اُصول اور ضابطہ کا حوالہ دیا جاتا ہے کہ الضرورات تبیح المحظورات مجبوری اور اضطرار سے ناجائز چیز مباح ہوجاتی ہے۔لیکن اس پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ضرورت اور مجبوری کا دائرہ کیا ہے، اس کی تعیین یا تحدید ہوسکتی ہے یا نہیں؟ اگر یہ عام ہے تو ہمارے ملک کی تباہی کا باعث بھی تو عدالت کا نظریۂ ضرورت ہی بنا ہے۔ اس پر تمام حضرات کیوں معترض ہیں اور اس کے دفن کرنے پر کیوں زور دیا جارہا ہے۔

اگر تبلیغ دین اور مصالح کے تحت تصویر کو جائز قرار دیا جائے گا تو کیا دوسروں کو تصویر سے روکا جاسکے گا؟ اور کیا دین کی تبلیغ اور اشاعت کے لیے تصویر اور فوٹو کا ہونا ضروری ہے یا مجبوری؟ کیا تصویر کے بغیر یہ کام نہیں ہوسکتا؟ اس کا نتیجہ تو یہ ہوگا کہ آپ کھڑے ہونے کی اجازت دیں، ''لیٹنے کی جگہ ہم خود بنالیں گے۔'' دین کے لیے دین کے مخالف اور متصادم ذرائع سے کام لینا کیا دینی طور پر درست ہوگا؟

فی زمانہ اپنی اپنی سوچ اور نظریے کے مطابق جماعۃ الدعوۃ اور تبلیغی جماعت بغیر تصویر کے وسیع پیمانے پر دعوتِ دین کا کام کررہے ہیں اور آج تصویر کے سوا بھی اس قدر ذرائع ابلاغ پیدا ہوچکے ہیں جن کا کوئی شمار نہیں، آخر ان سب سے کیوں کام نہیں لیا جاتا اور ان کے ذریعے دین کیوں نہیں پھیلایا جاتا۔سب سے بڑا اور مؤثر ذریعہ اپنا عمل اور سیرت وکردار ہے،ہم اس سے اس قدر کیوں غافل ہوچکے ہیں جو دعوتِ دین اور اشاعتِ دین کا نبویؐ اور منصوص ذریعہ ہے اور مؤثر ترین بھی ہے۔